باب نمبر 6

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) خلافتِ راشدہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- دورِ خلافتِ راشدہ میں اسلامی فلاحی ریاست کا تعارف جان سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات اور امتیازی پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔
- خلفائے راشدین کے دور میں رفاہِ عامہ، امانت، عدل و انصاف، قیامِ امن، جہاد، اقلیتوں اور غیر مسلموں سے حُسنِ سلوک اور احتساب جیسی صفات کا جائزہ لے سکیں۔
- خلفائے راشدین کے ادوار کی علمی ترقی اور انتظامی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کے حسنِ انتظام اور عدل اجتماعی کے بارے میں جان کر اپنے اجتماعی معاملات میں نظم و ضبط کے عادی ہو سکیں۔
- خلافتِ راشدہ کی علمی خدمات سے رہنمائی حاصل کر کے علم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- خلفائے راشدین کی صفات و خصوصیات کو جان کر ان کی پیروی کرنے والے بن سکیں۔

سوال 1: خلافت کا مفہوم، دورِ خلافت راشدہ کی نمایاں خصوصیات اور اہمیت بیان کریں

جواب: خلافت کا مفہوم:

خلافت کے لغوی معنیٰ جانشینی اور نیابت کے ہیں۔ خلیفہ اس شخصیت کو کہتے ہیں جو کسی کی جگہ پر قائم ہو کر اس کے امور سرانجام دے۔ اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری اقامتِ دین ہے۔ اقامتِ دین کا تصور تمام دینی اور دنیاوی مقاصد کا احاطہ کرتا ہے، جن میں شامل ہیں:

1۔ ارکانِ اسلام کا قیام
2۔ جہاد کا اہتمام
3۔ عدل و انصاف کی فراہمی
4۔ تعلیم و تربیت کا نظام
5۔ فلاحی ریاست کا قیام

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْصَحَ لِذِي سُلْطَانٍ فِي أَمْرٍ، فَلَا يُبْدِ لَهُ عَلَانِيَةً، وَلَكِنْ لِيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَيَخْلُوَ بِهِ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ، وَإِلَّا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ۔ (سنن ابن ماجہ: 4012)

ترجمہ: ”جو شخص کسی حاکم کو نصیحت کرنا چاہے، وہ علانیہ نہ کرے بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں نصیحت کرے، اگر وہ قبول کر لے تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ اپنا فرض ادا کر چکا“

یہ تعلیم دیتی ہے کہ حکمرانوں کی اصلاح عزت و احترام کے ساتھ نرم لہجے میں اور خیر خواہی کے جذبے سے ہونی چاہیے، نہ کہ علانیہ رسوائی یا فتنہ انگیزی کے ذریعے۔ عدل و انصاف خلافت کی بنیاد ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

stepacademyofficial.com

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَحْتَ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ... (صحیح بخاری: 660)

ترجمہ: "سات قسم کے لوگ وہ ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا، ان میں سے ایک عادل حکمران ہو گا۔"

عدل و انصاف نہ صرف ریاستی استحکام کا ضامن ہے بلکہ آخرت میں اللہ کے خاص انعامات کا باعث بھی ہے۔

خلافتِ راشدہ:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد تیس (30) سال کا دور خلافتِ راشدہ کہلاتا ہے۔ یہ اسلامی تاریخ کا سنہری ترین دور تھا جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں مکمل ریاستی نظام نافذ کیا گیا۔

دورِ خلافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ عدل و انصاف کی بالادستی
2۔ دین کی اقامت کا عملی مظاہرہ
3۔ علمی و تربیتی اداروں کا قیام
4۔ وسیع فتوحات
5۔ مضبوط و منظم ریاستی ڈھانچہ

آپ خاتم النبیین ﷺ سے مروی ہے:

تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا. ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ... (مسند احمد: 4/273)

ترجمہ: "تم میں نبوت باقی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ جب چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ پھر خلافت نبوت کے طریقے پر قائم ہو گی۔"

یہ بشارت خلافتِ راشدہ کے حقیقی مقام کو ظاہر کرتی ہے اور آئندہ ایک بار پھر خلافتِ نبوی طریقے پر قائم ہونے کی نوید دیتی ہے۔

خلفائے راشدین کی پیروی:

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي. تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

(سنن ابی داؤد: 3991)

ترجمہ: "تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامو اور اسے داڑھوں سے پکڑلو۔"

یہ تاکید اس بات کی دلیل ہے کہ خلافتِ راشدہ کے اصول و طریقے پر عمل کرنا دین پر ثابت قدمی اور ہدایت کی علامت ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے:

مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللهُ۔ (مسند احمد: 5/339)

ترجمہ: "جو شخص زمین پر اللہ کے مقرر کردہ سلطان (حاکم) کی توہین کرے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست اور اس کے حکمران کا احترام فرض ہے، اور ان کی بے ادبیاں اہانت امت کے بگاڑ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال 2: خلفائے راشدین کے دور کے امتیازی کارناموں پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **خلفائے راشدین کا دورِ خلافت اور امتیازی کارنامے:**

خلفائے راشدین وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد دین اسلام کے نظام کو عملی طور پر نافذ کیا اور امت مسلمہ کو عدل، مساوات اور شریعت کے اصولوں پر قائم رکھا۔ ان حضرات کا دور خلافت اقامتِ دین، فلاحِ انسانیت اور اسلامی تمدن کے فروغ کا روشن باب ہے، جو امت کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا منارۂ نور ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت تقریباً سوا دو سال پر مشتمل ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں میں امتِ مسلمہ کو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد متحد رکھنا، منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کرنا، منکرینِ ختم نبوت کا مقابلہ کرنا اور اسلام دشمن سازشوں کو ناکام بنانا شامل ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔ (صحیح بخاری: 3656)

ترجمہ: "اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔"

یہ عظیم کلمات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقامِ قرب اور خلافت کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت تقریباً ساڑھے دس برس پر محیط ہے۔ آپ کے دورِ خلافت میں حکومتی اداروں کا قیام عمل میں آیا، مردم شماری کرائی گئی، ہجری کیلنڈر کا اجرا کیا گیا، کفالتِ عامہ کا نظام قائم کیا گیا، نئے شہروں کی آبادکاری ہوئی اور عاملین و گورنروں کی تنخواہیں مقرر کی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے:

إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔ (سنن الترمذی: 3682)

ترجمہ: "بے شک اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔"

یہ عظیم بشارت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل، تدبر اور اسلامی حکومت کی کامیاب حکمت عملی کی دلیل ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت بارہ سال پر مشتمل ہے۔ آپ کے نمایاں کارناموں میں اسلامی سلطنت کی وسعت اور امت کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا شامل ہے۔ اسی عظیم خدمت کی بدولت آپ "جامع القرآن" کہلائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ (صحیح مسلم: 2401)

ترجمہ: "کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔"

یہ فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمتِ کردار اور طہارتِ قلبی کو اجاگر کرتی ہے۔

stepacademyofficial.com

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زمانۂ خلافت تقریباً ساڑھے چار سال ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خانہ جنگی کے دور میں امت کو حکمت اور بصیرت سے متحد کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ عسکری لحاظ سے دریائے فرات پر پلوں کی تعمیر، یمن اور ایران میں مرتدین کی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ کرنا، عوام الناس کے تحفظ کے لیے قلعے تعمیر کرانا اور خارجیوں کی فتنہ انگیزی کو دبانا آپ کے نمایاں کارناموں میں شامل ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

"أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ"۔ (صحیح بخاری: 3700)

ترجمہ: "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

یہ عظیم نسبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قربتِ نبوی اور دینی خدمات کا مظہر ہے۔

خلفائے راشدین نے دین اسلام کی بنیادوں کو مضبوطی سے قائم رکھا، ہر خلیفہ نے اپنے دور میں شریعت، عدل، تعلیم و تربیت اور ریاستی نظام کی مثال قائم کی، خلافتِ راشدہ کا دور اقامتِ دین، امن و انصاف اور اسلامی عظمت کا عملی نمونہ ہے، ان ہستیوں کی زندگی امت کے لیے کامل اسوہ اور راہِ نجات ہے۔

حضرت حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خلافت سنبھالی۔ آپ کا زمانۂ خلافت تقریباً چھے ماہ رہا۔ اہلِ علم کی رائے میں یہ مختصر عرصہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت کا تسلسل سمجھا جاتا ہے۔ حضرت حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امت میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لیے نہایت عظیم قربانی دی۔ آپ نے خلافت سے دستبردار ہو کر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے صلح کرلی، تاکہ مسلمانوں کے درمیان خونریزی کا خاتمہ ہو اور امت کا شیرازہ بکھرنے سے بچ جائے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (صحیح بخاری: 2704)

"بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیاں صلح کرائے گا۔"

حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ قربانی اسلامی تاریخ کا وہ روشن باب ہے جس نے امت کو بڑے فتنے سے بچایا اور صلح و وحدت کی بنیاد ڈالی۔ خلفائے راشدین نے دین اسلام کو عملاً نافذ کیا اور امت کو استقامت عطا کی، حضرت حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت اتحادِ امت اور قربانی کا درخشندہ نمونہ ہے، خلفائے راشدین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا دور اقامتِ دین، عدل و امن اور اسلامی عظمت کا حقیقی مظہر ہے۔

سوال 3 عہدِ خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات درج کریں۔

جواب: عہدِ خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

رفاہِ عامہ:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں عوام کی فلاح و بہبود کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ خلفائے راشدین نے اسلامی حکومت کو محض اقتدار کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ امت کی بھلائی، خدمت اور سہولت کے لیے اسے ایک عظیم امانت تصور کیا۔ ان کے طرزِ حکومت میں ہر قدم پر

stepacademyofficial.com

انسانیت نوازی، خیر خواہی اور رفاہِ عامہ کے اعلیٰ نمونے دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (سورۃ الحجرات: 10)

ترجمہ: "بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ۔ (صحیح بخاری: 2442)

ترجمہ: "جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے۔"

خلفائے راشدین نے ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے رفاہِ عامہ کے کئی روشن منصوبے مکمل کیے۔

راستوں اور سفری سہولیات کا قیام:

خلفائے راشدین نے شہروں کے درمیان محفوظ اور ہموار راستے بنوائے۔ راستوں پر چوکیاں قائم کی گئیں تاکہ سفر کو آسان اور محفوظ بنایا جا سکے۔ مسافروں کے لیے سرائیں تعمیر کروائی گئیں تاکہ مسافت میں سہولت میسر ہو۔

زرعی ترقی اور آبی منصوبے:

زراعت کے فروغ کے لیے مختلف علاقوں میں نہریں کھدوائی گئیں۔ بعض نہریں ایسی تھیں جن کا مقصد صرف زرعی زمینوں کو سیراب کرنا تھا، اور بعض نہریں عوام کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے تیار کی گئیں۔ ان آبی منصوبوں سے عام لوگوں کی ضروریات کو آسان بنایا گیا۔

فلاحی اداروں کا قیام:

خلفائے راشدین نے لنگر خانے، مہمان خانے، مسافر خانے، پل اور یتیم خانے قائم کیے۔ ان اداروں کے ذریعے مسکینوں، مسافروں اور بے سہارا افراد کو سہولتیں فراہم کی گئیں۔ بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کے لیے باقاعدہ وظائف مقرر کیے گئے تاکہ ان کی ضروریات بیت المال سے پوری کی جا سکیں۔

عوامی خدمت اور نگرانی کا نظام:

خود خلفائے راشدین راتوں کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کرتے تھے تاکہ براہِ راست عوام کے حالات سے آگاہ ہو سکیں۔ ان کا طرزِ حکومت براہِ راست عوامی خدمت اور نگرانی پر مبنی تھا، جو حقیقی اسلامی ریاست کی روشن تصویر پیش کرتا تھا۔

قدرتی آفات سے تحفظ اور شہری منصوبے:

مدینہ منورہ کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے خیبر کی جانب ایک مضبوط بند تعمیر کروایا گیا۔ اسی دور میں مسجد نبوی کی توسیع بھی کی گئی تاکہ دینی و اجتماعی ضرورتوں کو بہتر انداز میں پورا کیا جا سکے۔

سادگی اور تواضع کا مثالی نمونہ:

خلفائے راشدین کی ذاتی زندگی سادگی اور عاجزی کا عملی مظہر تھی۔ ان کے لباس انتہائی سادہ ہوتے اور وہ تکلفات سے دور رہتے۔ اکثر بازاروں میں بغیر کسی پروٹوکول کے چلتے پھرتے اور عوام کے ساتھ براہِ راست میل جول رکھتے۔ ان کا طرزِ زندگی رفاہِ عامہ کے

stepacademyofficial.com

جذبے کو عملی صورت دیتا تھا۔

بیت المال کی حفاظت اور ذاتی قناعت:

خلفائے راشدین نے معمولی سے معمولی غذا اور سادہ ترین لباس کو اختیار کیا۔ بیت المال کو ذاتی ملکیت سمجھنے کے بجائے اللہ کی امانت قرار دیا اور ذاتی ضروریات میں بھی محتاط انداز اپنایا۔ سرکاری وسائل کا بے جا استعمال ان کے نزدیک خیانت تھا جس سے وہ سختی سے اجتناب کرتے تھے۔

حکام کی نگرانی اور مالی شفافیت:

خلیفۂ وقت کا ایک اہم فریضہ یہ تھا کہ حکومتی عمال (گورنروں اور حکام) کی مالی حالت پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ ہر عامل کے اموال و اسباب کی باقاعدہ فہرست مرتب کر کے محفوظ رکھی جاتی تھی۔ اگر کسی عامل کی دولت میں غیر معمولی اضافہ ہوتا تو تحقیق کی جاتی اور اگر بلاجواز اضافہ ثابت ہو جاتا تو اس کا آدھا مال واپس لے کر بیت المال میں داخل کر دیا جاتا تھا۔

دیانت دار اور اہل افراد کا تقرر:

خلفائے راشدین نے ہمیشہ امانت دار، دیانت دار اور باصلاحیت افراد کو حکومتی ذمہ داریاں سونپیں۔ ذمہ داریاں دینے میں نہ ذاتی تعلقات کو دخل دیا جاتا تھا، نہ دنیاوی مال و دولت کو معیار بنایا جاتا تھا۔ معیار صرف دیانت، امانت اور صلاحیت تھی۔ عہدِ خلافتِ راشدہ میں امانت داری، دیانت اور سرکاری وسائل کی حفاظت کو اتنی اہمیت حاصل تھی کہ یہ ہر مسلمان کے لیے عملی درس بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین کی حکومتیں انصاف، امن، خوشحالی اور برکت کا نمونہ تھیں۔ ان کا طرزِ حکمرانی آج بھی امت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

سوال 4: خلافت راشدہ کے دور میں خود احتسابی اور عدل و انصاف کے نظام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: عہدِ خلافتِ راشدہ میں احتساب: عدل و خود احتسابی کا عملی نمونہ:

خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک روشن وصف نظامِ احتساب تھا۔ خلفائے راشدین نے سب سے پہلے اپنی ذات کا احتساب کیا اور امت کے سامنے اپنے عمال اور حکام کو جواب دہ بنایا۔ ان کے سنہری دور میں عام مسلمان کو بھی حاکم وقت سے سوال کرنے اور نصیحت کرنے کی آزادی حاصل تھی، جو حقیقی اسلامی عدل و انصاف کا عکاس تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا قَوّٰمِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ﴾ (سورۃ النساء: 135)

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہ بن کر خواہ یہ (گواہی) تمھارے اپنے خلاف ہو"

ارشاد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے:

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (سنن ابی داود: 4344)

"سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔"

خلفائے راشدین نے اس اصول کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنایا اور اپنے آپ کو عوامی احتساب کے لیے پیش کیا۔

stepacademyofficial.com

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) حدیث مبارک کے مطابق خلیفہ کو نصیحت کرنی چاہیے:
(الف) علانیہ (ب) تنہائی میں ✓ (ج) محفل میں (د) بزرگوں کے سامنے

(ii) خلافت راشدہ کا عرصہ محیط ہے:
(الف) بیس سال پر (ب) پچیس سال پر (ج) تیس سال پر ✓ (د) پینتیس سال پر

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے:
(الف) حق کو ✓ (ب) عدل کو (ج) نرم دلی ہو (د) خوش خلقی کو

(iv) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نمایاں کارنامہ ہے:
(الف) مسافر خانے تعمیر کیے (ب) مانعین زکوۃ کی سرکوبی کی
(ج) بحری فتوحات کیں (د) سن ہجری کا اجرا ✓

(v) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نمایاں کارنامہ ہے:
(الف) مسافر خانوں کی تعمیر (ب) مدعیان نبوت کی سرکوبی
(ج) پولیس کے محکمے کا قیام (د) قرآن کو جمع کرنا ✓

(vi) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دورانیہ ہے:
(الف) تقریباً ساڑھے تین سال (ب) تقریباً ساڑھے چار سال ✓
(ج) تقریباً ساڑھے پانچ سال (د) تقریباً ساڑھے چھے سال

(vii) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلافت سے دست بردار ہوئے:
(الف) امت میں اتحاد و اتفاق کے قیام کے لیے ✓ (ب) صحت کی خرابی کی وجہ سے
(ج) تصنیف و تالیف کی وجہ سے (د) مدینہ منورہ میں قیام کی وجہ سے

(viii) خلفائے راشدین کے دور میں خیبر کی ایک مضبوط بند تعمیر کروایا گیا:
(الف) مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے ✓ (ب) مکہ مکرمہ کی حفاظت کے لیے
(ج) خیبر کی حفاظت کے لیے (د) جدہ کی حفاظت کے لیے

(ix) خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی لشکر کو روانگی کے وقت ہدایات جاری کی جاتیں:
(الف) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے کی ✓ (ب) باغات میں پڑاو کرنے کی
(ج) رات کے وقت دشمن پر حملہ کرنے کی (د) بوڑھوں کو قید کرنے کی

(x) خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے روکا:
(الف) خون ریزی کو ✓ (ب) مدینہ منورہ پر قبضے کو
(ج) باغیوں کی حکومت کے قیامکو (د) ختم نبوت کے خلاف سازشوں کو

stepacademyofficial.com

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) حکمرانوں کو نصیحت کرنے کے حوالے سے حدیث مبارک میں کیا راہ نمائی کی گئی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "جو شخص کسی حاکم کو نصیحت کرنا چاہے، وہ علانیہ نہ کرے بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں نصیحت کرے، اگر وہ قبول کرلے تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ اپنا فرض ادا کر چکا"

(ii) درج بالا حدیث مبارک میں حکمرانوں کو نصیحت کرنے کے حوالے سے ہمیں کیا راہ نمائی ملتی ہے

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ حکمرانوں کی اصلاح عزت و احترام کے ساتھ نرم لہجے میں اور خیر خواہی کے جذبے سے ہونی چاہیے، نہ کہ علانیہ رسوائی یا فتنہ انگیزی کے ذریعے۔ عدل و انصاف خلافت کی بنیاد ہے۔

(iii) حدیث مبارک کے مطابق وہ کون سے سات لوگ ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"سات قسم کے لوگ وہ ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا، ان میں سے ایک عادل حکمران ہو گا۔" (صحیح بخاری: 660)

(iv) خلافت راشدہ سے کیا مراد ہے اور یہ دور کتنے عرصے پر مشتمل ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد تیس (30) سال کا دور خلافتِ راشدہ کہلاتا ہے۔ یہ اسلامی تاریخ کا سنہری ترین دور تھا جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں مکمل ریاستی نظام نافذ کیا گیا۔

(v) خلافت راشدہ کے دور کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: خلافت راشدہ کے دور کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ عدل و انصاف کی بالادستی
2۔ دین کی اقامت کا عملی مظاہرہ
3۔ علمی و تربیتی اداروں کا قیام
4۔ وسیع فتوحات
5۔ مضبوط و منظم ریاستی ڈھانچہ

(vi) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے اور اس میں کون سے کارہائے نمایاں انجام دیے گئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت تقریباً سوا دو سال پر مشتمل ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں میں امتِ مسلمہ کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد متحد رکھنا، منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کرنا، منکرین ختم نبوت کا مقابلہ کرنا اور اسلام دشمن سازشوں کو ناکام بنانا شامل ہے۔ ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ ہے:

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔ (صحیح بخاری: 3656)

"اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔"

یہ عظیم کلمات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقامِ قرب اور خلافت کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

(vii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے اور اس میں کون سے کارہائے نمایاں انجام دیے گئے؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانۂ خلافت تقریباً ساڑھے دس برس پر محیط ہے۔ آپ کے دورِ خلافت میں حکومتی اداروں کا قیام عمل میں آیا، مردم شماری کرائی گئی، ہجری کیلنڈر کا اجرا کیا گیا، کفالتِ عامہ کا نظام قائم کیا گیا، نئے شہروں کی آبادکاری ہوئی اور عاملین و گورنروں کی تنخواہیں مقرر کی گئیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے مروی ہے:

stepacademyofficial.com

إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ۔ (سنن الترمذی: 3682)

"بے شک اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔"

(viii) **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے اور اس میں کون سے کارہائے نمایاں انجام دیے گئے؟**

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت بارہ سال پر مشتمل ہے۔ آپ کے نمایاں کارناموں میں اسلامی سلطنت کی وسعت اور امت کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا شامل ہے۔ اسی عظیم خدمت کی بدولت آپ "جامع القرآن" کہلائے۔

(ix) **حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے اور اس میں کون سے کارہائے نمایاں انجام دیے گئے؟**

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زمانۂ خلافت تقریباً ساڑھے چار سال ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خانہ جنگی کے دور میں امت کو حکمت اور بصیرت سے متحد کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ عسکری لحاظ سے دریائے فرات پر پلوں کی تعمیر، یمن اور ایران میں مرتدین کی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ کرنا، عوام الناس کے تحفظ کے لیے قلعے تعمیر کرانا اور خارجیوں کی فتنہ انگیزی کو دبانا آپ کے نمایاں کارناموں میں شامل ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ"۔ (صحیح بخاری: 3700) "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

یہ عظیم نسبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قربتِ نبوی اور دینی خدمات کا مظہر ہے۔

(x) **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ (صحیح مسلم: 2401)

"کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔"

(xi) **رعایا کو سفری ضروریات کی فراہمی کے لیے خلفائے راشدین نے کیا خدمات سرانجام دیں؟**

جواب: خلفائے راشدین نے شہروں کے درمیان محفوظ اور ہموار راستے بنوائے۔ راستوں پر چوکیاں قائم کی گئیں تاکہ سفر کو آسان اور محفوظ بنایا جا سکے۔ مسافروں کے لیے سرائیں تعمیر کروائی گئیں تاکہ مسافت میں سہولت میسر ہو۔

(xii) **زرعی ترقی اور فراہمی آب کے لیے خلفائے راشدین نے کیا اقدامات کیے؟**

جواب: خلفائے راشدین نے زراعت کے فروغ کے لیے مختلف علاقوں میں نہریں کھدوائیں۔ بعض نہریں ایسی تھیں جن کا مقصد صرف زرعی زمینوں کو سیراب کرنا تھا، اور بعض نہریں عوام کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے تیار کی گئیں۔ ان آبی منصوبوں سے عام لوگوں کی ضروریات کو آسان بنایا گیا۔

(xiii) **عوام الناس کی سہولت اور آسانی کے لیے خلفائے راشدین نے کون سے فلاحی اقدامات کیے؟**

جواب: خلفائے راشدین نے لنگر خانے، مہمان خانے، مسافر خانے، پل اور یتیم خانے قائم کیے۔ ان اداروں کے ذریعے مسکینوں، مسافروں اور بے سہارا افراد کو سہولتیں فراہم کی گئیں۔ بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کے لیے باقاعدہ وظائف مقرر کیے گئے تاکہ ان کی ضروریات بیت المال سے پوری کی جا سکیں۔

(xiv) **خلفائے راشدین نے عوام کی سیکیورٹی کے لیے کیا اقدامات کیے؟**

stepacademyofficial.com

جواب: خود خلفائے راشدین راتوں کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کرتے تھے تاکہ براہِ راست عوام کے حالات سے آگاہ ہو سکیں۔ ان کا طرزِ حکومت براہِ راست عوامی خدمت اور نگرانی پر مبنی تھا، جو حقیقی اسلامی ریاست کی روشن تصویر پیش کرتا تھا۔

(xv) قدرتی آفات سے تحفظ کے لیے خلفائے راشدین کے دور میں کیسے منصوبہ بندی کی گئی؟

جواب: مدینہ منورہ کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لیے خیبر کی جانب ایک مضبوط بند تعمیر کروایا گیا۔ اسی دور میں مسجد نبوی کی توسیع بھی کی گئی تاکہ دینی و اجتماعی ضرورتوں کو بہتر انداز میں پورا کیا جا سکے۔

(xvi) خلفائے راشدین کے دور کے نظام احتساب کے بارے میں بیان کریں۔

جواب: خلفائے راشدین نے اپنی ذات سے احتساب کا آغاز کیا۔ بیت المال کے معاملات ہوں یا ذاتی اخراجات، ہر چیز میں احتیاط، دیانت اور جواب دہی کا رویہ اختیار کیا جاتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ حاکم وقت سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے، پھر رعایا کے سامنے۔

(xvii) خلفائے راشدین کے دور میں عوام کو آزادیٔ رائے کا حق حاصل تھا۔

جواب: خلافتِ راشدہ میں عوام کو خلیفہ وقت سے سوال کرنے، نصیحت کرنے اور حق بات کہنے کی مکمل آزادی حاصل تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برملا کہا: "اے عمر! اللہ سے ڈرو۔" حاضرین میں سے کسی نے اسے روکنے کی کوشش کی، لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً منع کرتے ہوئے فرمایا:
"اسے کہنے دو، اگر یہ لوگ نہیں بولیں گے تو یہ بے کار ہیں، اور اگر ہم نہیں مانیں تو ہم بے کار ہیں۔"

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام میں خلیفہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے:
(الف) رفاہ عامہ (ب) اقامتِ دین ✓ (ج) عدل و انصاف کی فراہمی (د) تعمیر و ترقی

(ii) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں میں سے ہے:
(الف) مردم شماری کرانا (ب) مسجد نبوی کی توسیع (ج) ہجری سال کا اجراء (د) منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی ✓

(iii) خلفائے راشدین نے احتساب کے لیے سب سے پہلے پیش کیا:
(الف) اپنے بیٹوں کو (ب) سرکاری حکام کو (ج) فوجی سربراہوں کو (د) اپنی ذات کو ✓

(iv) خلفائے راشدین نے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے:
(الف) مسافر خانے تعمیر کیے ✓ (ب) مانعین زکوٰۃ کی سرکوبی کی
(ج) بحری فتوحات کیں (د) اسلامی سلطنت کو وسعت دی

(v) بطور خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدمہ کس کی عدالت میں پیش ہوا۔
(الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ (ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

stepacademyofficial.com

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) خلافت کے کیا معنٰی ہیں اور اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: خلافت کے لغوی معنٰی جانشینی اور نیابت کے ہیں۔ اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری اقامتِ دین ہے، یعنی دین کو نافذ کرنا، عدل و انصاف قائم کرنا، اور اسلامی احکامات پر عملدرآمد کو یقینی بنانا۔

(ii) خلفائے راشدین کی تین نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: 1۔ عدل و انصاف کا قیام
2۔ رفاہِ عامہ کی خدمت
رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نسبت کا بھرپور احترام اور اتباع

(iii) عصر حاضر میں خلفائے راشدین کے نظامِ احتساب سے کیسے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: عصر حاضر میں خلفائے راشدین کے نظامِ احتساب سے استفادہ کرتے ہوئے حکمرانوں کو عوام کے سامنے جواب دہ بنا کر عدل و انصاف اور احتساب کو فروغ دیا جا سکتا ہے، اور حکومتی اہلکاروں کی سخت نگرانی کے ذریعے کرپشن اور ناانصافی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

(iv) خلفائے راشدین کی رفاہی خدمات تحریر کریں۔

جواب: خلفائے راشدین نے راستے اور پل تعمیر کرائے، مسافر خانے اور یتیم خانے قائم کیے، زراعت کی ترقی کے لیے نہریں کھدوائی

(v) خلفائے راشدین اور نسبت رسول کے حوالے سے مختصر بیان کریں؟

جواب: خلفائے راشدین اپنے زمانہ خلافت میں کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سنت، آپ کی تعلیم اور آپ کی نسبت کو ملحوظِ خاطر رکھتے تھے۔ خلفائے راشدین کا یہ امتیازی وصف ہے کہ انھوں نے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مبارک نسبت کو فراموش نہیں کیا۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں وظائف مقرر کیے تو انھوں نے سب سے زیادہ وظائف اہل بیت کے لیے مختص کیے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور کے امتیازی کارناموں پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 2

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ خلافتِ راشدہ کے متعلق کتب کا مطالعہ کریں۔
☆ اسلامی نظامِ حکومت کی خصوصیات کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔
☆ مندرجہ ذیل میں سے خلافتِ راشدہ کی خصوصیات کی نشان دہی کریں۔

اقدامات	خوارج سے جہاد	مرتدین اور منکرین ختم نبوت سے جہاد	بیت المقدس کی فتح	سیاسی اداروں کا قیام	بحری بیڑے کا آغاز
ادوار					

stepacademyofficial.com